مولانا مشتاق احمد (چنیوٹ)

(قسط سوم) ناقابلِ تردید

تضاداتِ مرزا قادیانی

اللہ تعالیٰ کے بارے میں متضاد عقائد

گزشتہ قسط پر سہواً "آخری قسط" لکھا گیا۔ جبکہ یہ سلسلہ مضمون ابھی جاری ہے ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

تصویر کا پہلا رخ	تصویر کا دوسرا رخ
۱۔ خدا سہو اور غلطی سے پاک ہے (حقیقۃ الوحی ص ۸۷/ حاشیہ)	۱۔ (مرزا کو خدائی الہام) اِنی مع الرسول اتیک بغتۃ انی مع الرسول اجیب اخی واصیب انی مع الرسول محیط۔ میں اسباب کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا۔ خطا کروں گا اور درست کام کروں گا میں رسول کے ساتھ محیط ہوں۔ (البشریٰ ص ۷۹/ ج ۲)
۲۔ اب دیکھو خدائے تعالیٰ صاف صاف فرما رہا ہے کہ ...... کوئی شخص موت و حیات اور ضرر اور نفع کا مالک نہیں ہو سکتا (ازالہ اوہام ص ۳۱۵ حاشیہ، روحانی خزائن ص ۲۶۰)	۲۔ واعطیت صفۃ الفناء ولاحیاء من الرب الفعال: اور مجھ کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا کی طرف سے مجھ کو ملی ہے (خطبہ الہامیہ ص ۲۳، روحانی خزائن ۵۶،۵۵)
۳۔ پس خدا اور نبی کا الگ الگ ہونا ضروری ہے (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۳۵۰/ ج ۵)	۳۔ خداوند سے مراد ظلی طور پر آنحضرت ﷺ ہیں کیونکہ وہ مظہر اتم الوہیت اور درجہ سوم قرب پر ہیں (سرمۂ چشم آریہ ص ۲۳۵، روحانی خزائن ص ۲۸۳) یہاں مرزا صاحب نے عملاً اللہ تعالیٰ اور آنحضرت ﷺ میں اتحاد مان لیا ہے اور آنحضرت ﷺ کو مجازی طور پر خدا قرار دیا ہے۔ (نعوذ باللہ تعالیٰ)
۴۔ خدا تعالیٰ سب کا خالق ہے اور وہ ہمیشہ سے خالق ہے (یعنی قدیم ہے از مرتب) ملفوظات ص ۳۸۸/ ج ۳) اللہ تعالیٰ کی ذات ازلی اور ابدی ہے (لیکچر سیالکوٹ ص ۸، روحانی خزائن ص ۱۵۴)	۴۔ نئی زندگی انہی کو ملتی ہے جن کا خدا نیا ہو، یقین نیا ہو نشان نئے ہوں (تریاق القلوب ص ۳۱۴)
۵۔ ان لوگوں نے ناحق اپنے دل سے خدا کے لئے بیٹے اور بیٹیاں تراش رکھی ہیں اور نہیں جانتے کہ ابن مریم ایک عاجز انسان تھا۔ (دافع البلاء ص ۲۰، روحانی خزائن ص ۲۴۰) یعنی اللہ تعالیٰ کا کوئی بیٹا، بیٹی نہیں ہے۔	۵۔ انت منی بمنزلہ اولادی: تو میرے لئے بمنزلہ میری اولاد کے ہے (اربعین نمبر ۴، ص ۲۳) اسمع ولدی: اے میرے بیٹے سن (البشریٰ ص ۴۹/ ج ۱)

٦- وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں (رسالہ الوہیت ص٩، روحانی خزائن ص٣٠٩)

٦- حضرت مسیح موعود نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر طاری ہوئی گویا کہ آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا (اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر٣٤ ص١١)

٧- خدا تعالیٰ اپنی ہر ایک صفت میں واحد، لاشریک ہے اپنی صفاتِ الوہیت میں کسی کو شریک نہیں کرتا (ازالہ اوہام ص٣١٢ حاشیہ، روحانی خزائن ٢٥٩)

٧- جس پر خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہو وہ اپنی نہایت محویت کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی توحید کے قائم مقام ہو جاتا ہے اور رنگ دوئی اس سے جاتا رہتا ہے (حقیقۃ الوحی ص١٦٦، روحانی خزائن ص١٧٠)

٨- خدا تعالیٰ کا قانون ہر گز بدل نہیں سکتا (کرامات الصادقین ص٨، روحانی خزائن ص٥٠ جلد٧)

٨- خدائی قانون بدل سکتا ہے (خلاصہ عبارت چشمۂ معرفت ص٩٦، روحانی خزائن ص١٠٤)

٩- ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہو گا گویا آسمان سے خدا اترے گا۔ (حقیقۃ الوحی ص٩٥، روحانی خزائن ص٩٨)

وضاحت: اس عبارت میں مرزا صاحب نے اپنے لڑکے کو خدا کا درجہ دیا ہے۔

٩- بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ مجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے۔ تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے ایسا بچہ جو بہ منزلہ اطفال اللہ کے ہے (تتمہ حقیقۃ الوحی ص١٤٣)

وضاحت: یہاں مرزا صاحب نے اپنے لڑکے کو خدا کا لڑکا ہونے کا درجہ دے دیا ہے۔

مرزا کو خدائی الہام:

١٠- (اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے) پس وہ خدا جو حکیم اور عالم الغیب ہے..... اس نے یہی پسند کیا کہ اوّل وہ تمام پیشگوئیاں اور تمام حقیقتیں ظاہر ہو جائیں جو حصص سابقہ کے وقت میں ابھی ظاہر نہ ہوئیں تھیں۔ (براھین احمدیہ جلد نمبر٥ ص٤١٢)

١٠- یا نبی اللہ کنت لا اعرفک: اے اللہ کے نبی میں تجھے پہچانتا نہ تھا (الاستفتاء ملحقہ حقیقۃ الوحی ص٨٥، روحانی خزائن ص١٣٧) یعنی اللہ تعالیٰ عالم الغیب (معاذاللہ) نہیں ہے مرزا کے نزدیک۔

١١- اور خدا شناسی کے بارے میں وسط کی شناخت یہ ہے کہ خدا کی صفات بیان کرنے میں نہ تو نفی صفات کے پہلو کی طرف جھک جائے اور نہ خدا کو جسمانی چیزوں کا مشابہ قرار دے یہی طریق قرآن شریف نے صفات باری تعالیٰ میں اختیار کیا ہے چنانچہ وہ یہ بھی فرماتا ہے کہ خدا سنتا، سنتا، جانتا بولتا، کلام کرتا ہے اور پھر مخلوق کی مشابہت سے بچانے کے لئے یہ بھی فرماتا ہے

١١- اس بیان مذکورہ بالا کی تصویر دکھلانے کے لئے تمثیلی طور پر ہم فرض کر سکتے ہیں کہ قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے لئے بے شمار ہاتھ بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لاانتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور تندوی کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحۂ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں اور کشش کا کام

"لیس کمثلہ شیئی فلا تضربوا للہ الامثال"، یعنی خدا کی ذات اور صفات میں کوئی اس کا شریک نہیں اس کے لئے مخلوق سے مثالیں مت دو۔(اسلامی اصولوں کی فلاسفی ص ۶۲، روحانی خزائن ص ۳۷۶)

دے رہی ہیں یہ وہی اعضا ہیں جن کا دوسرے لفظوں میں عالم نام ہے۔ الخ (توضیح مرام ص ۷۵، روحانی خزائن ص ۹۰) یہاں مرزا اللہ تعالیٰ کو معاذ اللہ تیندوے سے تشبیہ دی ہے۔

انبیاء کرام خصوصاً حضور ﷺ کے بارے میں تضاد بیانی

تصویر کا پہلا رخ

نورشاں یک عالمے را در گرفت
تو ہنوز اے کور درشور و شر
لعلِ تاباں راگر گوئی کثیف
زیں چہ کا ہد قدرِ روشن جوہر

(دیباچہ براہین احمدیہ ص ۲۳)(ان اشعار کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نور ہیں آپ کا جسد اطہر لطیف ہے، انہیں کثیف نہیں کہا جا سکتا از مرتب)

۲۔ جب تک خدا تعالیٰ نے خاص طور پر تمام مراتب پیش گوئی کے آپ پر نہ کھولے تب تک آپ ﷺ نے اس کی کسی خاص شق کا کبھی دعویٰ نہ کیا (ازالہ اوہام ص ۴۰۶، روحانی خزائن ص ۳۱۰)

۳۔ مگر وہ (انبیاء) ہمیشہ اس غلطی پر قائم نہیں رکھے جا سکتے۔(براہین احمدیہ ص ۵۹، ۱۱۶ ج ۵، روحانی خزائن ص ۲۵۰، ۲۸۰)

تصویر کا دوسرا رخ

اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرت ﷺ کا معراج جسم کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا تو اسکا جواب یہ ہے کہ سیرِ معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا (ازالہ اوہام ص ۴۷ حاشیہ، روحانی خزائن ص ۱۲۶)

یہاں مرزا صاحب نے خود حضور ﷺ کے جسد اطہر کو کثیف کہہ دیا۔

اسی بنا پر (ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ پر ابنِ مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ منکشف نہ ہوئی اور نہ دجال کے ستر باغ کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج..... دآبتہ الارض کی ماہیت کماھی ہی ظاہر فرمائی گئی ہو..... تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔ (ازالہ اوہام ص ۲۸۲، روحانی خزائن ص ۶۹۱)

جب آنحضرت ﷺ کی بیویوں نے آپ کے روبرو ہاتھ ناپنے شروع کئے تو آپ کو اس غلطی پر متنبہ نہیں کیا گیا یہاں تک کہ آپ فوت ہو گئے (خلاصہ عبارت ازالہ اوہام ص ۲۹۶/ج ۲)

وضاحت: یہ سفید جھوٹ ہے حضور کے سامنے آپ کی ازواجؓ مطہرات نے ہاتھ ہرگز نہیں ناپے نیز مذکورہ عبارت کو تسلیم کرنے سے معاذ اللہ حضور ﷺ کی نبوت بھی مشکوک ٹھہرتی ہے۔

۴۔ بلکہ میرا یہاں تک مذہب ہے کہ تیرہ سو سال میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ سے آج تک امت محمدیہ میں کوئی ایسا انسان نہیں گزرا جو آنحضرت ﷺ کا ایسا فدائی اور مطیع اور ایسا فرمانبردار ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعود تھے (حقیقۃ النبوہ ص۵ مصنفہ مرزا محمود ابن مرزا قادیانی)

خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی (تحفۂ گولڑویہ ص۱۱۹ / حاشیہ، ص۱۱۲/حاشیہ ،روحانی خزائن ص۲۰۵) حضور ﷺ کے فدائی ہونے کا دعویٰ کر کے آپ ﷺ کی یہ گستاخی توبہ معاذاللہ۔

۵۔ اور کئی مقام قرآن شریف میں اشارات و تصریحات سے بیان ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ مظہر اتم الوہیت ہیں اور ان کا کلام خدا کا کلام اور ان کا ظہور خدا کا ظہور اور ان کا آنا خدا کا آنا ہے ۔(سرمۂ چشم آریہ ص۲۷۸،روحانی خزائن ص۲۳۰) یعنی مرزا کے نزدیک خدا اور رسول میں کوئی فرق نہیں ہے۔

تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت ﷺ وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا تھا اور ماں صرف چند ماہ بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی تب وہ بچہ جس کے ساتھ خدا کا ہاتھ تھا بغیر کسی کے سہارے کے خدا کی پناہ میں پرورش پاتا رہا (چشمۂ معرفت ص۲۶۵) یہاں صاف اقرار ہے کہ حضور ﷺ بشر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی پرورش کی تھی۔

۶۔ اور تحقیق آپ صحاح میں پڑھ چکے ہیں کہ بیشک مسیح اپنے فوت شدہ بھائیوں سے جا ملے اور اپنے بھائی حضرت یحییٰ کے پاس جگہ پائی (آئینہ کمالات اسلام ص۱۳۴،و مثلہ ص۳۷۷) یعنی حضرت مسیح دیگر انبیاء کرام کی طرح فوت ہو چکے ہیں

اور ان بے تمیزوں نے یہ نہیں سمجھا کہ انبیاء تو سب زندہ ہیں مردہ تو ان میں سے کوئی بھی نہیں، معراج کی رات آنحضرت ﷺ کو کسی کی لاش نظر نہ آئی سب زندہ تھے۔ (آئینہ کمالاتِ اسلام ص۶۱۰)

۷۔ قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔ (ازالہ اوہام ص۷۶۱، ص۳۱۰)

غلام احمد رسول اللہ ہے برحق
شرف پایا ہے نوعِ انس و جاں میں
محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(الفضل ۲۵، اکتوبر ۱۹۰۶ء

۸۔ اسی طرح پر رسول اللہ ﷺ کو جب ہم دیکھتے ہیں تو آپ کے قرب کا مقام وہ نظر آتا ہے جو کسی دوسرے کو کبھی نصیب نہیں ہوا۔ وہ عطایا اور نعما کے جو آپ کو دیئے گئے سب سے بڑھ کر ہیں اور جو اسرار آپ پر

وَاٰتانی مالم یوت احداً من العالمین:۔ مجھ کو وہ چیز دی گئی ہے جو کہ دنیا و آخرت میں کسی ایک شخص کو بھی نہیں دی گئی۔ (استفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص۸۷)

ظاہر ہوئے اور کوئی اس حد تک پہنچا ہی نہیں (ملفوظات جلد نمبر ۳ ص ۲۴۲ و جلد نمبر ۵ ص ۲۹)

۹۔ اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے (ضمیمہ چشمۂ معرفت ص ۱۹ / ۱۸، روحانی خزائن ص ۳۹۰)

۱۰۔ اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ زندہ رسول ابد الاباد کے لئے صرف محمد رسول ﷺ ہی ہو سکتے ہیں۔ (ملفوظات ج ۱ ص ۴۱۴)

۱۱۔ اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے اس کا کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہو جانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کی رو سے بالکل ممتنع ہے اللہ جل شانہ فرماتا ہے: وما ارسلنا من رسول الالیطاع باذن اللہ، یعنی ہر ایک رسول مطاع اور امام بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا تھا کہ کسی دوسرے کا مطیع ہو (ازالہ اوہام ص ۵۶۹ / ج ۲)

۱۲۔ انبیاء اس لئے آتے ہیں تا ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کر دیں اور بعض احکام کو منسوخ کر دیں اور بعض نئے احکام لادیں (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۳۹)

۱۳۔ دیکھو ہمارے پیغمبر خدا کے ہاں ۱۲ لڑکیاں ہوئیں آپ نے کبھی نہیں کہا کہ لڑکا کیوں نہیں ہوا؟ (ملفوظات ۷ ۵ ج ۲)

یعنی مرزا معاذ اللہ تمام ابنیاء کرام سے افضل ہے۔

خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہر گز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہر گز نہ دکھلا سکتا۔ (حقیقتہ الوحی ص ۱۴۸)

ہمارا مقصد یہ ہے کہ بہت سے چھوٹے چھوٹے محمد پیدا کریں دنیا کی نجات محمدیت میں ہے۔

ماہنامہ خالد ربوہ ۱۳ جولائی ۱۹۶۶ء بحوالہ مرزائیل از شورش کاشمیری۔

بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں کہ نبی کسی دوسرے کا متبع نہیں ہو سکتا اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ: وما ارسلنا من رسول الالیطاع باذن اللہ: اور اس آیت سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے خلاف استدلال کرتے ہیں لیکن یہ سب بسبب قلت تدبیر ہے

حقیقتہ النبوہ ص ۵۵) مصنفہ مرزا محمود خلیفہ ثانی قادیانی)

یہ باپ بیٹے کا تضاد ہے۔

نادان مسلمانوں کا خیال تھا کہ نبی کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ کوئی نئی شریعت لائے یا پہلے احکام میں سے کچھ منسوخ کرے یا بلاواسطہ نبوت پائے لیکن اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کے ذریعہ اس غلطی کو دور کر دیا (حقیقتہ النبوہ ص ۱۳۳) یہ بھی باپ بیٹے کا تضاد ہے۔

تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے (چشمۂ معرفت ص ۲۸۶ / ج ۲، روحانی خزائن ص ۹۹) تجلیات الٰہیہ ص ۳۰)

اور یہ دونوں دعوے غلط سفید جھوٹ ہیں۔

(باقی آئندہ)